بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح عقیدہ واسطیہ مترجم

متن:

شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

شرح:

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ

تعلیقات وحواشی:

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ، تخریج واضافہ جات:

محمد زبیر شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ

نظر ثانی:

الشیخ محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ تعالیٰ

«فهذا اعتقاد» یعنی میں کہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے کتاب لکھی ہے، یہ عقیدہ ہے " قیامت قائم ہونے تک غالب اور نجات پانے والی جماعت اہل سنت والجماعت "کا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ یہ امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک کے علاوہ سبھی جہنم میں جائیں گے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ ایک فرقہ کون سا ہے؟ فرمایا: «الْجَمَاعَةُ» جماعت۔ (سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب افتراق الأمم، ح: 3992، سنن أبي داؤد: 4597، مستدرک حاکم: 443، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» جس میں اور میرے صحابہ ہیں۔ (سنن الترمذي، أبواب الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، ح: 2641، المعجم الأوسط للطبراني: 4886)

یہ اہل سنت والجماعت ہیں۔ انہیں فرقہ ناجیہ (نجات پانے والی جماعت)، فرقہ منصورہ اور طائفہ منصورہ (قیامت تک غالب رہنے والی جماعت) کہا جاتا ہے۔ یہ سب ایک ہی جماعت کے مختلف نام ہیں۔ انہیں منصورہ، ناجیہ، اہل السنہ والجماعہ اور اس جماعت میں شامل لوگوں کو اہل سنت کہتے ہیں۔ یہ صحابہ اور ان کے منہج پر چلنے والے لوگ ہیں۔ یہی اہل سنت والجماعت اور فرقہ ناجیہ ہیں۔ یعنی اصحابِ نبی اور ان کے طریقے اور منہج پر چلنے والے اور ان کی پیروی کرنے والے ہی اہل سنت والجماعت ہیں۔ جہمیہ، معتزلہ، مرجئہ اور قدریہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں کیونکہ یہ سب صحابہ کے مخالف ہیں اور بہتر (72) گروہوں میں شامل ہیں۔ فرقہ ناجیہ وہی ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول کے مطابق اللہ تعالیٰ کی توحید واخلاص، اتباعِ شریعتِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کی تعظیم میں صحابہ کے منہج پر ہے۔ یہی لوگ فرقہ ناجیہ والے ہیں۔

ان کا عقیدہ: اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت کے دن اور ایک دوسری روایت کے مطابق، موت کے بعد زندگی اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ انہی چھ اصولوں پر قائم ہے۔